ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

مجلس ترقی ادب لاہور کی خدمات: بلحاظ اُردو ترجمہ (تحقیقی جائزہ)

The Contributions of Majlis-e-Traqi-e-Adab in Urdu Translations: (Research Review)

ماریہ ظفر
ایم ایس ریسرچ سکالر لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور
ڈاکٹر نائلہ انجم
اسسٹنٹ پروفیسر لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

Maria Zafar
MS Research Scholar Lahore College For Women University, Lahore.
Dr.Naila Anjum
Assistant Professor Lahore College For Women University, Lahore.

Lahore stands as a hub of academic and literary endeavors, with numerous institutions contributing to its esteemed reputation. Among these, Majlis-e-Traqi-e-Adab Lahore is a prestigious academic and literary institution in Pakistan, founded with the support and patronage of the Government of Punjab, dedicated to promoting and preserving Urdu literature and culture. It holds significant position, established to translate and publish classical and literary works in English. With dedicated trustees, the institution not only produces research books but also facilitates translations of important books from different languages such as Arabic, Persian Punjabi into Urdu. The books published by this institution, whether they are original works, translations, or compilations are all notable achievements of Majlis-e-Traqi-e-Adab, considering the importance of the subject matter. The aim of this article is to highlight the translations done under the auspices of this institution, making them accessible to the public.

Key word: literary endeavors, Significant, Prestigious,Literary Institution, Translation, Numerous, translations

لاہور کا شمار دنیا کے قدیم اور اہم ترین شہروں میں ہوتا ہے۔ یہ شہر پاکستان کا ثقافتی، تاریخی اور تعلیمی مرکز مانا جاتا ہے۔ اردو ترجمے کی روایت میں لاہور ادبی اور اشاعتی سرگرمیوں کے حوالے سے نمایاں ہے۔ لاہور میں اردو کی ترقی و اشاعت کے بہت سے ادارے قائم ہوئے جنھوں نے اپنی تصنیفات و تراجم سے اردو کا تصنیفی معیار بلند کیا۔ ان میں سرِفہرست مجلس ترقی ادب ہے جس کے قیام کا مقصد ہی اردو ترجمے کا فروغ تھا۔

مئی ۱۹۵۰ء میں حکومتِ مغربی پاکستان نے اُردو زبان کی ترقی کے لیے ایک لاکھ روپے کی امداد سے محکمہ تعلیم کی نگرانی میں ایک ادارہ قائم کیا جس کا نام ”مجلسِ ترجمہ“ رکھا۔ مجلس ترقی ادب کا نام ابتدا میں مجلس ترجمہ تھا۔ اُس وقت اِس ادارے کا کام صرف اتنا تھا کہ مشرق و مغرب کی بلند پایہ علمی کتابوں کو منتخب کر کے اُن کے اردو ترجمے کرانا اور انھیں شائع کرنا۔(۱)

ٹرانسلیشن بورڈ کا پہلا اجلاس ۴ مئی ۱۹۵۰ء کو ہوا۔ اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا۔

> ”مختلف مضامین پر بہترین پرانی اور معیاری کتابیں جن میں ادب، فن، اخلاق، قدرتی سائنس، تاریخ، معاشیات کا ترجمہ انگریزی، عربی، جرمن، فرانسیسی، روسی، فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا جائے۔ ترجمہ کا اہتمام کام کی بنیاد پر کیا جائے۔ مشہور اسکالرز کو کام کی ذمہ داری دی گئی۔ مترجمین کو کام مکمل کرنے پر معاوضہ اور فروخت کرنے کا حق رائلٹی بھی دی گئی۔“
>
> (۲)

”مجلس ترجمہ“ حکومت پنجاب کے ایک لاکھ روپے کے عطیہ کے ساتھ قائم ہوا۔ یہ ایک نیم سرکاری ادارہ ہے جس کو چلانے کے لیے حکومت نے ایک بورڈ قائم کیا تھا۔اس ادارے کے قیام کا اہم مقصد پاکستانی عوام کو دورِ حاضر کے رجحانات سے اپنی قومی زبان اردو کے ذریعے روشناس کرانا تھا۔اس مقصد کے حصول کے لیے غیر ملکی زبانوں کی بلند پایہ کتابوں کا اردو ترجمہ کرانے پر ادارے کی سعی قابلِ ستائش ہے۔ ملک کے متعدد مشہور اور مایۂ ناز ادیبوں کی (جن میں جناب چودھری محمد علی، معتمد عمومی حکومت پاکستان، جناب ممتاز حسین صاحب شریک معتمد مالیات مرکزی حکومت، جناب ڈاکٹر ایم۔ڈی تاثیر شامل ہیں) مشاورت کی روشنی میں دار الترجمہ نے ایک ایسی فہرست مرتب کی جو تقریباً تین سو کتب پر مشتمل تھی۔ نہایت غور و خوض کے ساتھ بورڈ نے اس طویل فہرست میں سے بیس کتب کا انتخاب کیا جن کے تراجم کے نمونے بذریعہ اشتہار طلب کیے گئے تاکہ اچھے مترجمین کے ذریعے قومی زبان اردو، دیگر علوم و فنون کی کتب اور ادب عالیہ سے ثروت مند ہو۔ادارے کے اس اقدام کا بھرپور خیر مقدم کیا گیا اور مختلف کتابوں کے ۲۱۱ تراجم کے نمونے موصول ہوئے۔ بعض صورتوں میں ایک ایک کتاب کے ترجمے پر دس دس بارہ بارہ یا اُس سے بھی زیادہ مترجمین نے طبع آزمائی کی۔تراجم کے نمونے وصول ہونے پر ممتاز ماہرین فن و زبان کی مضمون وار کمیٹیاں بنا دی گئی۔ان کمیٹیوں میں ادارے کے علاوہ بیرونی ادیبوں کی بھی خدمات حاصل کی گئی۔تراجم کے نمونوں پر غور کرنے کے بعد بورڈ نے یہ طے کیا کہ منتخب کتب میں سے بعض ایسی ہیں جن کے لیے پہلے اعلیٰ اصطلاحات کا تعین ضروری ہے جن کے لیے معیاری قابلیت کے مترجم نہ مل سکے۔ اس لیے ہر دس کتب کے ترجمے کرانے کا فیصلہ عمل میں آیا۔بعد ازاں مجلس ترجمہ کی تشکیل نو کا مرحلہ عمل میں آیا:

”جولائی ۱۹۵۴ء میں ادارے کو ایک نئی شکل دی گئی اور اس کا نام ”مجلس ترقی ادب“ رکھا گیا۔(۳)

مجلس ترقی ادب کے سابق ناظم ڈاکٹر تحسین فراقی مجلس کی تشکیلِ نو کے حوالے بتاتے ہیں:

> ”مجلس کی تشکیل نو کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ مجلس ترجمہ تو صرف ترجمے تک محدود ہو جاتا لہٰذا جب ۱۹۵۴ء میں اس ادارے کی تشکیل نو کی گئی تو اس وقت انھوں نے سوچا کہ اس کا دائرہ پھیلایا جائے۔چنانچہ اس کے بعد پھر انھوں نے صرف ترجمہ ہی نہیں کیا بلکہ لٹریچر پر بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔(۴)

حکومتِ مغربی پاکستان نے اپنے ۱۰ فروری ۱۹۵۸ء کے اعلامیے کے ذریعے مجلس ترقی ادب کی تشکیل نو کی۔اس کے اغراض و مقاصد اور آئین کو نئے سرے سے ترتیب دیا گیا، نئے ارکان نامزد کر کے اس کا بورڈ بنایا گیا اور وزیر تعلیم کو اس کا صدر مقرر کیا گیا، پھر ۱۹۷۵ء میں یہ ادارہ حکومت پنجاب کے محکمۂ اطلاعات کی نگرانی میں دے دیا گیا۔ اب یہ ادارہ محکمہ اطلاعات و ثقافت کے زیر نگرانی خدمات انجام دے رہا ہے۔اس ادارے کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:

۱۔ اردو کے کلاسیکی ادب کی اشاعت۔
۲۔ عربی، فارسی اور مغربی زبانوں کی بلند پایہ علمی کتابوں کے تراجم اور (حسب ضرورت) متون کی اشاعت۔
۳۔ اردو زبان کے بارے میں بلند پایہ تحقیقی اور تنقیدی مقالات و مسودات کی اشاعت۔
۴۔ سال کے بہترین مضمون پر انعام اور سال کی بہترین نظم یا غزل پر ایوارڈ۔
۵۔ سال کی بہترین ادبی مطبوعات کے مصنفین کو انعام۔(۵)

مجلسِ ترقی ادب میں بلند پایہ ادب اور غیر زبانوں کی معیاری کتب کے تراجم شائع کرنے کا کام اُسی وقت شروع ہو چکا تھا جب اس ادارے کا نام ”مجلس ترجمہ“ تھا۔ پھر مجلس نے طے کیا کہ اصطلاحی نوعیت کی علمی کتابوں کے تراجم کم اور کلاسیکی اور علمی کتابوں کے تراجم زیادہ شائع کیے جائیں۔اس کے بعد اردو کی کلاسیکی کتابوں کو مرتب کر کے صحت کے ساتھ چھاپنے کی طرف توجہ دی گئی۔چنانچہ کلاسیکی کتابیں قدیم ترین نسخوں کی مدد سے مرتب کروا کے شائع کی گئیں اور ان کتابوں کے مصنفین پر سوانحی اور ان کی علمی و ادبی حیثیت پر تحقیقی و تنقیدی مقدمات بھی درج کیے گئے۔ان کے متن میں رموز و اوقاف پر خاص توجہ دی گئی کہ پرانی چھپی ہوئی کتابوں میں عموماً ان باتوں کا التزام نظر نہیں آتا۔ اس بات کی بہت زیادہ ضرورت تھی کہ درست اور معیاری املا کو گزشتہ دور کے املا پر ترجیح دی جائے۔

۱۶ جنوری ۱۹۶۰ء کو امتیاز علی تاج کا تقرر مجلس کے پہلے ناظم کے طور پر ہوا۔ مجلس ترقی ادب کی خوش قسمتی تھی کہ اسے آغاز سے ہی صاحب نظر دانشوروں کی رفاقت میسر آئی۔دس برسوں میں متعدد اعلیٰ پائے کی کتب شائع ہوئیں۔جن میں زیادہ تر تراجم تھے۔امتیاز علی تاج کی وفات (۱۹۷۰ء) کے بعد مجلس کے دوسرے ناظم وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی پروفیسر حمید احمد خاں بنے۔انھوں نے ۱۸ اگست ۱۹۷۰ء سے لے کر ۲۲ مارچ ۱۹۷۴ء تک مجلس میں اپنے فرائض سرانجام دیے۔انھوں نے ادارے کے

تحت غالبیات کے موضوع پر خصوصی کام کروایا۔ پروفیسر حمید احمد خان کے بعد احمد ندیم قاسمی ۴ مئی ۱۹۷۴ء کو مجلس کے تیسرے ناظم مقرر ہوئے۔ انھوں نے لگ بھگ تیس سال تک ترتیب وتدوین کی خدمات انجام دیں۔ احمد ندیم قاسمی کے بعد ۲۳ اگست ۲۰۰۶ء کو شہزاد احمد مجلس کے چوتھے ناظم مقرر ہوئے۔ شہزاد احمد کیم اگست ۲۰۱۲ء تک مجلس کے ناظم رہے۔ ڈاکٹر منظور اختر حسین فراقی صاحب نے مجلس کے پانچویں ناظم کی حیثیت سے ۱۶ مارچ ۲۰۱۳ء سے فروری ۲۰۲۱ء تک ادارے میں متمکن رہے۔ تحسین فراقی کے بعد محمد منصور آفاق ادارے کے چھٹے ناظم تھے۔ جنھوں نے پنجاب یونیورسٹی، جی سی یونیورسٹی اور اکادمی ادبیات کے ساتھ مل کر ادیبوں کی فلاح وبہبود کی کوششیں کی۔ ادارے کی جانب سے جدید ڈراموں کو اردو میں ترجمہ کر کے شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ منصور آفاق ۵ دسمبر ۲۰۲۲ء تک اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان کے بعد اصغر عبداللہ نے دسمبر ۲۰۲۲ء سے جنوری ۲۰۲۳ء کے مختصر عرصہ میں مجلس ترقی ادب کے لیے اپنی خدمات انجام دیں۔ ان کے بعد محترمہ صدف فاطمہ نے ۳ فروری ۲۰۲۳ء سے ۱۲ جون ۲۰۲۳ء تک مجلس کے ناظم کا عہدہ اضافی اختیار کے طور پر سنبھالا۔ ۱۲ جون ۲۰۲۳ء کو عباس تابش ناظم کے عہدے پر متمکن ہوئے اور بخوبی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

عباس تابش مجلس ترقی ادب میں ترجمے کے حوالے سے حالیہ کوششوں کے بارے میں بتاتے ہیں:

> ''تراجم پر پہلے کام ہوتا تھا لیکن اس کے بعد گزشتہ دو اڑھائی سالوں میں جو لوگ آئے ان کی ترجیح نہ کلاسیکی ادب تھا نہ تراجم لیکن اب تراجم پر میں کام کروا رہا ہوں۔ اس میں فکشن بھی کچھ لوگوں کے ذمہ لگایا ہے۔ احمد مشتاق کے ''اندھے لوگ'' ترجمہ ہے وہ ہم چھاپ رہے ہیں۔
> (۲)

مجلس ترقی ادب کے تحت ہونے والے شعری تراجم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ عکس'' جدید عربی نظموں کا منظوم اردو ترجمہ ہے۔ امجد اسلام امجد مترجم ہیں اور یہ ۱۹۷۶ء میں منظر عام پر آیا۔

۲۔ علامہ محمد اقبال کی فارسی تصنیف جاوید نامہ کا منظوم پنجابی ترجمہ شریف کنجاہی نے کیا۔ ۱۹۷۷ء میں شائع ہوا۔

۳۔ جدید فارسی شاعری کا ترجمہ معروف نظم گون-م-راشد نے کیا ۶۰ منظومات پر مشتمل یہ مجموعہ ۱۹۸۷ء میں منظر عام پر آیا۔

۴۔ بال جبریل کا منظوم پنجابی ترجمہ اسیر عابد نے "جبریل اڈاری" کے نام سے کیا۔ متن اور پنجابی ترجمہ مترجم کی خواہش پر جلی الفاظ میں آمنے سامنے دیا گیا ہے۔ اس کتاب کے آخر میں احمد رضا کا مرتب کردہ ''کشف الادبیات'' کے نام سے ایک اشاریہ بھی شامل ہے۔ جس سے ''بال جبریل'' کا کوئی بھی شعر آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ بال جبریل کا منظوم پنجابی ترجمہ سب سے پہلے اقبال اکیڈمی پاکستان نے ۱۹۹۵ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے بعد مجلس ترقی ادب لاہور سے ۲۰۰۴ء شائع ہوا۔

۵۔ دیوان غالب کا منظوم پنجابی ترجمہ اسیر عابد نے کیا اور ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔

۶۔ پیرس کا کرب Charles Baudelair '' کی نثری نظموں کا فرانسیسی زبان سے اُردو ترجمہ ہے۔ اس میں شامل نظمیں پیرس اور پیرس کے رہنے والوں سے متعلق ہیں۔

۷۔ Rainer Maria Rilke: کا شار یورپی شعراء کی پہلی صف میں ہوتا ہے۔ زیر نظر کتاب رلکے کے دس نوحوں کے اردو ترجمے اور ان کی تشریحات پر مشتمل ہے۔ ۲۰۱۴ء میں منظر عام پر آنے والی یہ کتاب معروف مترجم اور مختلف زبانوں پر عبور رکھنے والے عالم ہادی حسین کا کیا گیا ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ براہ راست جرمن زبان سے نہیں بلکہ نوحوں کے انگریزی ترجمے سے اُردو میں ڈھالا گیا ہے۔

۸۔ ''گھاس کی پتیاں'' کا شمار عالمی ادب کے شاہکاروں میں ہوتا ہے۔ Walt Whitman کی اس کتاب کا ترجمہ قیوم نظر نے کیا ہے۔ ۲۰۰۲۲ء میں شائع ہوا۔ اس کے مشمولات کے موضوع اخلاقی، معاشرتی اور سیاسی مسائل ہیں

مجلسِ ترقی ادب نے ناول، افسانہ، ڈراما، آپ بیتی کے علاوہ تاریخی، سائنسی اور فلسفیانہ موضوعات پر کتب کے تراجم کثیر تعداد میں ہوئے جن کی تفصیل ذیل میں پیش کی جا رہی ہے۔

۱۔ سید نذیر نیازی نے ''غیب وشہود' کے عنوان سے' Arthur Stanley Eddington کے ایک خطبے سائنس اور عالم غیب کو ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ ۱۹۵۴ء میں شائع ہوا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

۲۔ ایڈم سمتھ نےwealth of Nationنام سے اقتصادیات پر پہلی جامع کتاب لکھ کر شہرت حاصل کی۔ مجلس ترقی ادب نے دولت اقوام کا تین جلدوں میں ترجمہ کروا کر ۱۹۵۷ ءمیں ءشائع کیا۔اس کے مترجم ایچ۔اے فخری ہیں۔

۳۔Arnold J Toynbeeکی تصنیف A Study of Historyکی تلخیص DC Somervellنے کی۔ اس تلخیص کا اردو ترجمہ مولانا غلام رسول مہر نے ”مطالعہ تاریخ “ کے عنوان سے کیا۔حصہ اول کی اشاعت ۱۹۵۷ ءاور حصہ دوم کی اشاعت ۱۹۶۳ ءمیں ہوئی۔

۴۔دو جلدوں میں آفتاب حسین نےLanse Lut Hugbanکی تصنیف ”سائنس سب کے لیے “کا ترجمہ کیا۔جلد اول ۱۹۵۷ء، جلد دوم ۱۹۶۰ءمیں شائع ہوئی۔

۵۔ابن حسن کی کتاب ”دولت مغلیہ “کی ہیئت مرکزی کا ترجمہ ۱۹۵۸ءمیں عبدالغنی نیازی نے کیا۔

۶۔Charles C.Adams کی تصنیف ” اسلام اور تحریک تجدد مصر“میں ۱۹۵۸ءشائع ہوئی اس کا ترجمہ عبدالمجید سالک نے کیا۔

۷۔William James کی تصنیف کا ترجمہ ” نفسیاتِ وارداتِ رُوحانی “کے عنوان سے ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم ۱۹۵۸ءمیں کیا۔

۸۔امام غزالی کی معروف تصنیف ”مقاصد الفلاسفہ“ کا اردو ترجمہ محمد حنیف ندوی ۱۹۵۹ءمیں قدیم یونانی فلسفہ کے عنوان سے کیا۔

۹۔William Ellis کی کتابPolitics, by Aristotle کا ترجمہ ”سیاسیات ارسطو“کے عنوان سے سیّد نذیر نیازی نے ۱۹۵۹ءنے کیا۔

۱۰۔Eve Curie کی سوانح عمری کا ترجمہ ۱۹۵۹ءمیں مادام کیوری کے عنوان سے ابوالحسن نغمی نے کیا۔

۱۱۔سیّد محمد اولاد علی گیلانی نے ۱۹۵۹ء میںH.A.R. Gibbکی تصنیف کا ترجمہ ” مقدمہ تاریخِ ادبیاتِ عرب “کے عنوان سے کیا۔

۱۲۔ Arminius Vamberyکی تصنیف کا ترجمہ ۱۹۵۹ ءمیں ”تاریخ بخارا“ کے عنوان سے نفیس احمد نے کیا۔

۱۳۔ ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن کی کتاب ”مسلمانوں کی سیاسی تاریخ“ جلد دوم (تاریخ الاسلام السیاسی) کے عنوان سے علیم اللہ صدیقی نے ۱۹۵۹ءمیں کیا۔

۱۴۔لیگیسی سریز کی ایک کتاب ” میراث اسلام“کا ترجمہ عبدالمجید سالک نے ۱۹۶۰ءکیا۔

۱۵۔مرزا محمد منور نے نظام الملک طوسی کی تصنیف ”سیاست نامہ“کا ترجمہ ۱۹۶۱ ءمیں کیا۔

۱۶۔مہاکوی کالی داس کے سنسکرت زبان میں لکھے گئے معروف ڈرامے ”وکرم اروسی “کا ترجمہ محمد عزیز مرزا لکھنوی نے کیا۔اس ترجمے کی خاص بات یہ کہ یہ براہ راست سنسکرت سے کیا گیا ہے۔۱۹۶۱ ءمیں منظر عام پر آیا۔

۱۷۔ طٰہٰ حسین کی تصنیف تنقیدات طٰہٰ حسین(مشہور شعرائے دورِ جاہلی)کا ترجمہ عبدالصمد صارم الازہری ۱۹۶۱ءمیں کیا۔

۱۸۔جی۔آر عزیز نےBertrand Russellکی تصنیف کا ترجمہ ” نظام معاشرہ اور تعلیم “کے عنوان سے ۱۹۶۲ءمیں کیا۔

۱۹۔آر سی ٹمپل کی مرتبہ کتاب ”حکایات پنجاب“کا ترجمہ میاں عبدالرشید نے ۱۹۶۲ءمیں کیا۔

۲۰۔Edwin Arthur Burtt کی کتاب Types of Religious Philosophyکا ترجمہ بشیر احمد ڈار نے ” فلسفہ مذہب“کے عنوان سے ۱۹۶۳ ء میں کیا۔

۲۱۔George Edward Moore کی کتاب Principia Ethica کا ترجمہ بعنوان ”اصول اخلاقیات میں“عبدالقیوم نے ۱۹۶۳ ءمیں کیا۔

۲۲۔شجاعت حسین بخاری نے ۱۹۶۳ ءمیںBertrand Russell کی تصنیف ”تجزیہ نفس“ کا ترجمہ کیا۔

۲۳۔سید محمد حسن شاہ کی تصنیف ’’نشتر‘‘کا ترجمہ سجاد حسین انجم نے ۱۹۶۳ ءمیں کیا۔

۲۴۔ڈاکٹر تاراچند نے اپنا مقالہ “Influence of Islam on Indian Culture” ۱۹۲۲ءمیں مرتب کیا اور ۱۹۶۴ءمیں محمد مسعود احمد نے ” تمدن ہند پر اسلامی اثرات “کے عنوان سے ترجمہ کیا۔

۲۵۔”شاخ زریں“James George Frazerکی مشہور کتاب The Golden Boughکا اردو ترجمہ ہے۔دونوں جلدیں ۱۹۶۵ءمیں شائع ہوئیں۔اس کے مترجم سیّد ذاکر اعجاز ہیں۔

۲۶۔Bertrand Russell کے لیکچر زپر مشتمل تصنیف ”معاشرے پر سائنس“کے اثرات کا ترجمہ بشیر احمد چشتی نے ۱۹۶۵ءمیں کیا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

۲۷۔ چوتھی صدی ہجری کے آخر سے لے کر چودھویں صدی ہجری کے آغاز تک برصغیر پاکستان وہند میں جو فارسی نثر لکھی گئی "دربار ملی" اس کا انتخاب ہے۔اس انتخاب کے مرتب ڈاکٹرایس۔ایم۔اکرام اورڈاکٹر وحید قریشی ہیں۔اوراس کا ترجمہ یزدانی صاحب نے کیا۔اس ترجمے کی اہم بات یہ ہے کہ اس میں حواشی وتعلیقات بھی شامل کیے گئے ہیں ۔۱۹۶۶ءمیں یہ شائع ہوا۔

۲۸۔ افکار حاضرہ سی۔ای۔ایم۔جوڈ کی انگریزی تصنیف (A Guide to Modern Thought)کااردو ترجمہ ہے۔محمد بن علی وہاب نے ۱۹۶۶ء میں" افکار حاضرہ" کے عنوان سے ترجمہ کیا۔

۲۹۔آر۔یو۔آرKarel capek کے ڈرامے Rossum s universal Robotsکا ترجمہ آر یو آر کے عنوان سے پطرس بخاری اور سید امتیاز علی تاج نے ۱۹۶۷ ءمیں کیا۔

۳۰۔سیّد نذیر نیازی نےJarj Sartan کی تصنیف "مقدمہ تاریخ سائنس کا ترجمہ" کیا۔ حصّہ اول۱۹۵۷ء، حصہ دوم۱۹۵۹ء، حصہ سوم۱۹۶۸ءمیں شائع کروایا۔

۳۱۔نورالدین جہانگیر کی تصنیف "تزک جہانگیری"(جلد اول، دوم) کی اشاعت بالترتیب۱۹۶۸ءاور ۱۹۷۰ءمیں شائع ہوئی۔اعجاز الحق قدوسی نے ناصرف ترجمہ کیا بلکہ حواشی بھی درج کیے ہیں۔

۳۲۔عبدالمحصی نے ۱۹۷۱ ءمیں سی ای ایم جوڈ کی تصنیف تعارف "جدید سیاسی" نظریہ کا ترجمہ کیا۔

۳۳۔علامہ محمد اقبال کی بیاض stray Reflectionsکا ترجمہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی نے۱۹۷۳ءمیں "شذرات فکر اقبال" کے عنوان سے کیا۔

۳۴۔ناصر خسرو کے فارسی سفر نامہ کی تالیف الطاف حسین حالی نے کی اور مقدمہ فارسی زبان میں لکھا۔مقدمہ کا ترجمہ طاہر شادانی نے "مقدمہ سفر نامہ حکیم ناصر خسرو" کے عنوان سے۱۹۷۳ءمیں کیا۔

۳۵۔Anton Chekhov کے ڈرامے کا اترجمہ محمد سلیم الرحمن نے "تین بہنیں" کے عنوان سے ۱۹۷۶ءمیں کیا۔

۳۶۔ مصر سے تعلق رکھنے والے معروف مصنف ڈاکٹر احمد امین "کی سرگزشت حیات" کا ترجمہ شیخ نذیر حسین نے ۱۹۷۹ءمیں کیا۔

۳۷۔Baron charles Hugel کی کتابTravels in Kashmir and the Punjab کا ترجمہ "سیاحت نامہ کشمیر وپنجاب" کے عنوان سے محمد حسن صدیقی نے ۱۹۹۰ءمیں کیا۔

۳۸۔ The Making of Humanity by Robert Briffaultکا ترجمہ عبدالمجید سالک نے ۱۹۹۴ءمیں "تشکیل انسانیت" کے عنوان سے کیا۔

۳۹۔ڈاکٹر صبحی محمصانی کی تالیف "فلسفہ الشریع فی اا الاسلام "کا اردو ترجمہ "فلسفہ شریعت اسلام" کے عنوان سے ۱۹۹۹ءمیں شائع ہوا۔مترجم مولوی محمد احمد رضوی ہیں۔

۴۰۔سیّد کمال الدین حیدر نےSamuel Johnson کی تصنیف کا ترجمہ ۲۰۰۷ ءمیں" تواریخ راسلس " کے عنوان سے کیا۔

۴۱۔ "فکریات" ان منتخب مضامین کا مجموعہ ہے جو ڈاکٹر تحسین فراقی نے انگریزی سے اردو میں ترجمہ کر کے مختلف ادبی رسائل و جرائد میں شائع کیے۔ مجلس ترقی ادب نے اس مجموعے کو ۲۰۰۹ءمیں شائع کیا۔

۴۲۔ Anton Chekhov کے ڈرامےThe Seagulکا اردو ترجمہ محمد سلیم الرحمن نے "سمندری بگلا" کے عنوان سے ۲۰۰۹ءمیں کیا۔

۴۳۔Sophocles کی تصنیف "ایڈی پس ریکس" کا ترجمہ احمد عقیل روبی نے ۲۰۰۹ءمیں کیا۔

۴۴۔"آفرینش اور اشیا کا بے زمانی نظام" مشہور مستشرق Toshihiko Izutsu's کی کتاب "Creation and the timeless order of things"کا ترجمہ ہے۔اس کا ترجمہ عمر میمن نے ۲۰۱۶ءمیں کیا۔

۴۵۔ Linkin Barnettکی کتابThe Universe and Dr. Einstein کا ترجمہ میجر آفتاب نے "کائنات اور ڈاکٹر آئن شٹائن " کے عنوان سے ۲۰۱۶ءمیں کیا ۔

۴۶۔ نواب درگاہ قلی خان کی کتاب کا ترجمہ ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید یزدانی نے "مرقع دہلی" کے عنوان سے ۲۰۲۰ء میں کیا۔

۴۷۔۲۰۲۱ءمیں کالی داس کے ڈرامے "شکنتلا" کا اردو ترجمہ ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری نے کیا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

۴۸۔ John Galsworth کی تصنیف "Justice" کا اردو ترجمہ "انصاف" کے عنوان سے دیا نرائن نگم نے ۲۰۲۲ء میں کیا۔

۴۹۔ایرانی لوک کہانیاں کے عنوان سے وکتر شین تا کہ ھارا، احمد وکیلیان ان کی کتاب" افسانہ ھای ایرانی بروایت امروز ودیروز" کا ترجمہ ڈاکٹر شوکت حیات نے ۲۰۲۲ ء میں کیا۔

مجموعی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مجلس ترقی ادب بلاشبہ اردو زبان وادب کی ترویج میں نمایاں کردار ادا کرتا رہا ہے اور کر رہا ہے۔ یہ ادارہ اردو کو بین الاقوامی سطح پر مقبول بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد اردو کے کلاسیکی ادب کی اشاعت، عربی و فارسی اور مغربی زبانوں کی بلند پایہ کتابوں کے تراجم اور اردو کے اہم تحقیقی مسودات ومقالات کی اشاعت تھا۔ اس ادارے کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سیّد امتیاز علی تاج، پروفیسر حمید احمد خان احمد ندیم قاسمی، شہزاد احمد، ڈاکٹر تحسین فراقی اور منصور آفاق جیسے قد آور ادیب بطور ڈائریکٹر اس کا حصّہ بنے۔ ترجمے کی ترویج و ترقی کے لیے بالخصوص امتیاز علی تاج، حمید احمد خان اور احمد ندیم قاسمی کا دور اہمیت کا حامل ہے ۱۹۵۰ء سے لے کر اب تک یہ ادارہ کئی ہزار کتب کی اشاعت کر چکا ہے۔ اس ادارے نے جو کتابیں شائع کیں خواہ وہ تصنیفات ہوں، ترجمہ یا مرتب کی گئی سب کی سب موضوع کی اہمیت کے انتخاب اور ترتیب و حواشی کی خوبیوں کے اعتبار سے مجلس ترقی ادب کے کارنامے ہیں۔ اس کے علاوہ سیاسیات، فلسفہ، عمرانیات، معاشیات، سائنس، جغرافیہ، نفسیات، مذہبیات، فلسفہ، تاریخ، ناول، سفر نامے، خودنوشت، سوانح، ڈراما، فلسفہ تعلیم جیسے موضوعات پر مشتمل کتابوں کے کثیر مقدار میں تراجم کرا کے شائع کیے گئے۔ پچھلے کچھ عرصے سے تراجم پر کام کچھ کم ہو رہا ہے لیکن مجلس ترجمہ کو پھر سے زندہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں علمی، تحقیقی، فکری اور ثقافتی سیاحت پر مبنی اہم اور تازہ کتب کے تراجم شائع کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ فہرست مطبوعات مجلس ترقی ادب لاہور: انفارمیشن اینڈ کلچر ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف دی پنجاب، س۔ن، ص ۴

۲۔ احمد رضا (مرتب)۔ روداد یں (مجلس ترجمہ / مجلس ترقی ادب ۱۹۵۰ء تا ۲۰۰۹ء)۔ لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۰ء۔ ص ۱۵، شق ۲،۳

۳۔ ایضاً۔ ص ۱۵۰

۴۔ راقمہ کا ڈاکٹر تحسین فراقی سے براہِ راست انٹرویو، بمقام دفتر بزم اقبال، ۲۹ فروری ۲۰۲۴ء، وقت صبح ۱۰:۳۰ بجے

۵۔ فہرست مطبوعات مجلس ترقی ادب لاہور: انفارمیشن اینڈ کلچر ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف دی پنجاب۔ ص ۴

۶۔ راقمہ کا عباس تابش سے براہِ راست انٹرویو، بمقام دفتر مجلس ترقی ادب، ۲۷ فzx3we7uykl;lkروری ۲۰۲۴ء، وقت دوپہر ۱۲ بجے